خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ | 31-اکتوبر 1997ء

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 242 | جمعہ 28 جمادی الثانی 1418ھ 31 اخاء 1376ھش 31-اکتوبر 1997ء

آج خطبہ چھ بجے شام آئے گا

جیسا کہ اس سے پہلے احباب جماعت کو اطلاع دی جاچکی ہے لندن میں سرما کے اوقات رائج ہو گئے ہیں۔ لہذا آج سے حضرت صاحب کا خطبہ لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر پاکستانی وقت کے مطابق پانچ بجے کی بجائے چھ بجے شام ٹیلی کاسٹ ہو گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں (-) عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے' دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے۔ اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کرکے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 348)

قوم کی ترقی اور سربلندی کے لئے قناعت کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جس کے دل میں قناعت ہو چاہے وہ امیر ہو یا غریب وہ اپنی حالت پر مطمئن ہو گا۔ اور جس کے دل میں یہ نہ ہو۔ وہ خواہ امیر ہو یا غریب اسے اطمینان حاصل نہ ہو گا۔ اور کبھی حاصل نہ ہو گا۔ اگر دنیا کی ساری دولت اور مال بھی اسے حاصل ہو جائے تو پھر بھی وہ ستاروں کی طرف دیکھے گا۔ کہ یہ کیسے خوبصورت ہیں۔ یہ بھی مجھے حاصل ہو جائیں۔ ایسے شخص کو اگر ساری دنیا کا سونا چاندی' لعل و جواہرات دے دئے جائیں۔ دنیا کی تمام نعمتیں اسے دے دی جائیں تمام لوگوں سے کھانے پینے کی اشیاء چھین کر اس کے سپرد کر دی جائیں۔ ہر قسم کے کپڑے سب سے لے کر اس کے حوالہ کر دئے جائیں۔ تو بھی وہ کبھی پاتال کی طرف دیکھے گا اور کبھی آسمان کی طرف۔ اور کہے گا نہ معلوم زمین میں کیا کیا خزانے اور کیا کیا چیزیں مدفون ہیں وہ مجھے مل جانی چاہئیں۔ پھر اگر زمین کے سارے خزانے اور ساری قیمتی چیزیں بھی نکال کر اس کے حوالہ کر دی جائیں۔ اور آسمان کے ستارے بھی اس کو مل جائیں۔ تو بھی اسے صبر نہیں آئے گا۔ اور وہ اور کے لئے خواہش رکھے گا۔ مگر جس کے دل میں قناعت ہو گی۔ اس کی یہ حالت ہو گی کہ وہ فاقہ سے رات کو سوئے گا۔ اور یہ کہتے ہوئے خدا کا شکر ادا کرے گا۔ کہ مجھے صبح تو کھانے کو روٹی مل گئی تھی۔ معلوم نہیں کتنوں کو صبح کی روٹی بھی میسر نہ آئی ہو گی۔ یا اگر دیندار ہو گا تو کہے گا (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) میں بھوکا تو سویا مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ اور خواہ میری جان بھی بھوک سے نکل جائے میں کسی امیر سے سوال نہیں کروں گا۔ اور اس بات پر خوش ہوں گا۔ کہ میں صرف اللہ کا ہی بندہ ہوں۔ بندوں کا بندہ نہیں بنا۔

تو اصل چیز دل کی قناعت ہوتی ہے۔ اور قوم کی ترقی اور سربلندی کے لئے اسی کا پیدا کرنا ضروری ہے۔ جس قوم کے دل سے یہ نکل گئی۔ وہ قوم تباہ ہو گئی۔ اور تباہ ہو جائے گی۔ دیکھو ہمارے ملک کے زمیندار غریبی اور تنگ دستی میں جس اطمینان سے زندگی گزارتے ہیں۔ وہ یورپ کے بڑے بڑے مالداروں کو حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ ہمارے ملک کے لوگوں کی یہ حالت ہے۔ کہ یہاں کے نمبردار ان کپڑوں کو جو ولایت کا چوہڑا بھی ردی کرکے پھینک دے۔ خوشی سے خرید کر پہنتے ہیں۔ مگر ان لوگوں میں چونکہ قناعت نہیں۔ اور ان میں ہے اس لئے ان کی زندگی ان کے مقابلہ میں آرام سے گزرتی ہے۔ یہ لوگ جوار کی روٹی کھائیں زمین پر سوئیں۔ اور پتھر کا تکیہ لگائیں۔ تو بھی کہتے ہیں۔ اللہ کا بڑا شکر ہے۔ مگر وہاں کا مالدار بھی یہی کہے گا کہ ہم بھوکے مر

باقی صفحہ 7 پر

اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خصوصی درخواست دعا

○ محترمہ صاحبزادی امتہ المومن صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب تشنج کی بیماری سے علیل ہیں۔ آج کل طبیعت زیادہ خراب ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں محترمہ بیگم صاحبہ کی تندرستی اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت قاضی محمد عبد اللہ بھٹی صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بائیں کولہے کی ہڈی پاؤں پھسل جانے سے ٹوٹ گئی ہے۔ جس کا کامیاب اپریشن ہو گیا ہے۔ چل پھر نہیں سکتی۔ احباب کرام سے ان کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ زوجہ محترم ڈاکٹر مرزا عبد القیوم بیگ صاحب آف ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 26-اکتوبر 1997ء اچانک ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں بعمر بہتر سال مولائے حقیقی سے جا ملیں۔

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ موصیہ تھیں۔ ان کا جسد خاکی اگلے روز ربوہ لایا گیا اور بعد عصر جنازہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین پر محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ نے دعا کرائی۔ موصوفہ محترم مرزا ارشد بیگ صاحب آف پٹی کی سمدھن تھیں۔ موصوفہ لجنہ اماء اللہ لاہور کی عرصہ تیس سال سے آفس سیکرٹری تھیں۔ احباب کرام سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے احمد طاہر صاحب دفتر مشیر قانونی ربوہ کو مورخہ 97-7-30 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام ناصر احمد طاہر تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی (وفات یافتہ) کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب فرید آبادی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے اس کے باعمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم حافظ عبد الحی صاحب مربی سلسلہ دار النصر غربی ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 97-10-20 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ مکرم عبد العزیز صاحب بھٹی آف سندھ کی پوتی اور خلیل احمد ناصر صاحب صدر حلقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 2 روپے 50 پیسے

31 اخاء 1376 ھش　　31 اکتوبر 1997ء

بیعت اور بیعت کے بعد کی شرائط

ہم سب کے لئے یہ بات ہمیشہ سوچتے رہنے کی ہے کہ کیا ہم جو احمدیہ جماعت میں شامل ہیں' واقعی اس میں شامل ہیں یا نہیں۔ شمولیت ایک تو بیعت کے ذریعہ ہو جاتی ہے لیکن کیا اسے حقیقی شمولیت کہہ سکتے ہیں۔ حقیقی شمولیت تو اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب انسان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور کرتا ہی رہتا ہے۔ ساری زندگی ان ہدایات پر عمل کرتا ہے۔ تب کہا جا سکتا ہے کہ وہ احمدیہ جماعت میں شامل ہوا اور شامل رہا۔ پس ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ہدایات کا مطالعہ کریں اور ان پر عمل درآمد کریں۔ آج ہم بعض ایسی باتیں پیش کرتے ہیں جن کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو بیعت کے باوجود انسان احمدیہ جماعت میں شامل نہیں سمجھا جائے گا۔ کیونکہ اگر حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) یہ فرمائیں کہ اگر یہ بات نہیں کرو گے تو میری جماعت میں سے نہیں ہو گے تو جماعت میں سے نہ ہونے کے لئے اور کس دلیل کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یعنی فرمایا وہ بیعت کر کے جماعت میں بظاہر شامل تو ہو گیا ہے لیکن حقیقی طور پر جماعت میں شامل ہونے کے لئے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ دعا میں لگا رہے۔ دعا میں لگا رہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر بات کے لئے اس کی نظر خدا تعالیٰ کی طرف ہو۔ اور اپنے زور بازو کو ہیچ جانتا ہوا خدا تعالیٰ ہی سے ہر بات کے لئے مدد مانگے۔ دعا ہے ہی دراصل خدا تعالیٰ سے تعلق کا نام۔ جتنا جتنا انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھتا ہے اتنا ہی زیادہ وہ دعا میں مصروف ہو جاتا ہے۔ وہ خدا کی صفات کو پہچاننے لگتا ہے۔ اور ان میں سے سب سے زیادہ اس بات کو پہچانتا ہے کہ خدا تعالیٰ سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ چنانچہ جتنا انسان کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا چلا جاتا ہے اتنی ہی اس کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ وہ اپنی حاجات خدا کے سامنے پیش کرتا ہے اسی پر توکل کرتا ہے۔ اسی سے مانگتا ہے اور اسی سے اس کو ملتا ہے۔ حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ "دعا میں لگے رہو" کا یہی مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھو۔ اور ہر امید اسی سے باندھو۔ اور ایسا کرنے کے لئے انکسار کی ضرورت ہے۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا دراصل خدا اور بندے کا تعلق ایسا ہی ہے کہ بندہ لاشئے ہے۔ اس میں کوئی طاقت نہیں۔ اور خدا تعالیٰ قادر و قدیر ہے۔ جب تک ان دونوں باتوں کا مقابلہ نہ کیا جائے انسان سمجھ ہی نہیں سکتا کہ اسے انکسار سے خدا کو یاد کرنا چاہئے۔ محض خدا کو یاد کرنا کافی نہیں۔ دل میں انکسار پیدا ہونا چاہئے دل کو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ وہ از خود کچھ بھی نہیں ہے۔ ساری طاقتیں خدا تعالیٰ کی ہیں۔ اور وہی جو طاقت کسی کو دینی چاہتا ہے دیتا ہے۔

پس دعاؤں میں لگے رہنے اور انکسار سے خدا کو یاد کرنے سے ہی ہم سمجھ سکتے ہیں کہ ہم واقعی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جماعت میں شامل ہیں۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ جو ایسا نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ بیعت تو ہمارا عہد ہے ہم نے کہا کہ ہم بیعت میں شامل ہو گئے ہیں لیکن بیعت قبول کب ہوتی ہے۔ اگر قبول نہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ ظاہرا طور پر بیعت کر لینے کے باوجود ہم احمدیہ جماعت میں شامل نہیں ہوئے۔ پس یہ بات بڑی تنبیہ ہے اور ہم سب کے لئے ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہیں اور خدا تعالیٰ کو انکسار کے ساتھ یاد کریں۔

اسی طرح ایک اور بات حضرت صاحب نے فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ بات بھی بڑی غور طلب ہے۔ بد رفیق کو چھوڑنا نہایت ضروری ہے۔ لیکن انسان یہ بھی تو کہہ سکتا ہے کہ اگر بد رفیق کو چھوڑ ہی دیا جائے تو اس کو بہتر بنانے کا کام کس طرح ہو گا۔ اسی لئے حضرت صاحب نے ایک نہایت نفسیاتی نکتہ اس فقرے میں بیان فرما دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر اثر ڈالتا ہے اگر بد رفیق کا اثر آپ پر ہو رہا ہے تو آپ اسے نہیں بدل رہے بلکہ خود بدل رہے ہیں۔ اور بد رفیق کے اثر کو بدلنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نیکیوں سے کنارہ کشی کر رہے ہیں اور بری باتوں میں ملوث ہو رہے ہیں۔ پس بد رفیق کو بہتر بنانا تو معاشرے کی ضرورت ہے لیکن جس بد رفیق کا آپ پر اثر پڑ رہا ہے اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ یہ بات کتنی واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ ہر بد رفیق کو نہیں چھوڑنا کیونکہ ہر بد رفیق کو ہم چھوڑ دیں گے تو وہ ناسور کی طرح جماعت میں قائم رہے گا۔ اور اپنی برائی سے لوگوں پر برا اثر ڈالتا رہے گا۔ آپ بد رفیق کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ آپ نے اس کا اثر قبول نہیں کرنا بلکہ اپنا اثر اس پر چھوڑنا ہے۔ اگر آپ کا اس پر اثر ہو گا تو وہ بہتر سے بہتر ہوتا چلا جائے گا۔ اور اگر اس کا آپ پر اثر ہو رہا ہے اور آپ اسے چھوڑتے نہیں تو یقیناً آپ کی نیکیاں زائل ہونے لگیں گی اور برائی کی طرف آپ کی توجہ بڑھنے لگے گی۔ اور میلان بھی بڑھنے لگے گا۔ پس ایسے بد رفیق کو جس پر آپ کا اثر پڑ رہا ہے اپنے ساتھ رکھیں اس کو بہتر سے بہتر انسان بنانے کی کوشش کریں۔ لیکن جس بد رفیق کا اثر آپ پر پڑ رہا ہے اس کو فوراً چھوڑ دیا جائے۔ کیونکہ اگر آپ اسے نہیں چھوڑیں گے تو آہستہ آہستہ وہ آپ کی زندگی کو بدل کر رکھ دے گا۔ اور آپ میں برائی کے اثرات پیدا ہونے شروع ہو جائیں گے۔

اسی طرح ایک اور بات آپ نے فرمائی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ کی خدمت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف کلام الٰہی نہیں ہیں۔ ان کی بات کو نہیں مانتا اور ان کی خدمت سے لاپرواہ ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ والدین کے حقوق ایسے ہیں کہ اگر صحیح طور پر انسان انہیں ادا کرے تو وہ بھی خوش اور خدا تعالیٰ بھی خوش۔ خدا تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے کہ ماں باپ کی عزت کی جائے ان کی ہر بات مانی جائے سوائے ان کی ایسی باتوں کے جو خلاف کلام الٰہی ہوں ہر بات مانی جائے۔ جو باتیں معروف ہیں جو باتیں اچھی ہیں جن کی طرف وہ توجہ دلاتے ہیں۔ انہیں ماننا انتہائی ضروری ہے۔ اور انہیں مانتے ہوئے ان کی خدمت کرنی لازمی ہے۔ جو شخص ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور جو ایسی باتوں کے علاوہ جو خلاف کلام الٰہی ہوں جو ان کی باتیں نہیں مانتا اور جو ان کی خدمت نہیں کرتا اور خدمت بھی مسلسل یعنی مسلسل خدمت نہیں کرتا آپ فرماتے ہیں کہ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

اسی طرح ایک اور بات بیان فرمائی ہے کہ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ بات کتنی اہم ہے۔ ہر گھر ماں اور باپ سے شروع ہوتا ہے اور ماں اور باپ 'بیوی اور خاوند' بنتے ہیں تو انہیں اللہ تعالیٰ اولاد عطا کرتا ہے۔

پس جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ نہیں رہتا وہ گھر کے معاشرے کو خراب کرتا ہے اور ایک گھر کا معاشرہ خراب ہو۔ رہن سہن خراب ہو تو باقی گھروں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس لئے آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

پس ہمیں ان باتوں کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہئے اور صرف بیعت کرنے کو کافی نہیں سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دل پر دستک دینے والے' کس نگری سے آیا ہے؟
تیرے پاؤں کی آہٹ نے میرا دل بہلایا ہے
میری یادوں کی باراتیں تیرا رستہ تکتی ہیں
میرے آنگن کے کونوں میں تیرا بھی اک سایہ ہے
جانے والے دُور کہیں پر جا کر چُپ چُپ بیٹھے ہیں
ان کی خاموشی کا مجھ پر سنّاٹا سا چھایا ہے

ابوالاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

کلام الٰہی میں مالی قربانی کے آداب بھی سکھائے گئے ہیں اور مقبول قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو فضل نازل ہوتے ہیں ان کا بھی ذکر فرمایا گیا ہے۔

(-) فرمایا وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایک دانے کی سی ہے جس میں سے سات شاخیں پھوٹیں' سات بالیاں لگیں اور ان سات بالیوں میں سے ہر بالی کے اندر ایک سو دانے ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہت ہی وسعتوں والا اور وسعتیں عطا کرنے والا اور بہت زیادہ جاننے والا ہے۔

اس (-) میں (صاحب ایمان) کے انفاق فی سبیل اللہ کی تصویر کھینچی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ پڑھتے وقت اور اس کے مضمون پر غور کرتے وقت عموماً ذہن اس طرف جاتا ہے کہ یہاں (صاحب ایمان) کے اموال کی مثال دی گئی ہے (صاحب ایمان) کی مثال نہیں دی گئی اور یہ کہ (صاحب ایمان) کے اموال خدا کی راہ میں قربانی کے نتیجہ میں بڑھتے ہیں' صرف اسی قدر ذکر ہے حالانکہ یہ بات درست نہیں کیونکہ (-) یہ فرمایا یعنی وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال بیان کی گئی ہے اس طرح مضمون میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے یعنی یہ مثال ان لوگوں پر بھی صادق آتی ہے جو خرچ کرتے ہیں اور ان چیزوں پر بھی صادق آتی ہے جو وہ خرچ کرتے ہیں ان کے خرچ کرنے کا وہ سارا منظر اس طرح پیش فرما دیا گیا کہ خرچ کرنے والے بھی اور جو چیز وہ خرچ کرتے ہیں اس کی بھی تصویر آنکھوں کے سامنے ابھر آتی ہے اور سارا نقشہ انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

اس کے بعد (-) یہ فرمایا گیا ہے کہ وہ کس طرح خرچ کرتے ہیں اور ان کی کیا ادائیں ہوتی ہیں نیز یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل ان پر کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ بعد کی (-) میں یہ بتایا کہ یہ یہ باتیں وہ نہیں کیا کرتے۔ سو گویا خرچ کے مثبت پہلو بھی بیان فرما دیئے گئے اور منفی پہلو بھی بیان فرما دیئے گئے۔ اس مثال پر جب ہم اس طرح غور کرتے ہیں تو لفظ حبّۃ کی پہلے کی نسبت زیادہ بہتر طور پر سمجھ آنے لگتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں بعض پھل ایسے ہوتے ہیں جن کے بیج ردی اور پھینک دینے کے لائق سمجھے جاتے ہیں اور انسان کو ان کے بیجوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ وہ غلاف اور وہ مواد جو بیجوں کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوتا ہے اس میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں اور بعض پھل ایسے ہوتے ہیں جن میں بیج کھانے کے لائق سمجھا جاتا ہے اور ارد گرد کا غلاف اور اس کی دیگر چیزیں جو بیج کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں وہ ردی سمجھ کر پھینک دی جاتی ہیں مثلاً بادام ہیں ان کا چھلکا کسی لائق نہیں سمجھا جاتا اس کا بیج کھایا جاتا ہے۔ اس کے برعکس آم ہے اس کی گٹھلی میں کسی کو کوئی دلچسپی نہیں ہوتی لیکن آم کے رس میں دلچسپی ہوتی ہے۔ پس حبہ وہ دانے ہیں جو اپنی ذات میں پھل بھی ہیں اور بیج بھی ہیں اور ان کے اندر پھل اور بیج کے لحاظ سے کوئی بھی تفریق نہیں ہو سکتی۔ وہ سارے کا سارا بیج بھی ہے اور سارے کا سارا کھانے کے لائق بھی ہے۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال کے طور پر اس سے بہتر مثال چنی نہیں جا سکتی تھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا پھل بھی ان کو ملتا ہے لیکن پھل ایسے بیج کی صورت میں ملتا ہے جو خود آگے بڑھنے والا بیج ہے۔ یعنی ایک پہلو سے ان کو ان کی کوششوں اور قربانیوں کا پھل مل رہا ہوتا ہے اور دوسرے پہلو سے ایسا پھل مل رہا ہوتا ہے جو آگے بڑھنے والا ہے اور مزید بیج پیدا کرنے والا ہے۔ ان کے نفوس میں بھی برکت ملتی ہے ان کے رزق میں بھی برکت ملتی ہے اور پھر ایک ہمیشہ جاری رہنے والا معاملہ ان کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یعنی خدا کا فضل ایک پھل کی صورت میں عطا ہو کر وہاں ٹھہر نہیں جاتا بلکہ خدا کا فضل ایک ایسے جاری پھل کی صورت میں ملتا ہے (-) نہ ختم ہونے والے فضلوں کا سرچشمہ ان کو عطا ہو جاتا ہے اور پھر جتنا وہ خدا کے فضلوں میں سے خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اتنا تنا ان کا پھل بھی بڑھتا جاتا ہے اور ان کا بیج بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنے رزق کو مزید بڑھانے کی استطاعت بھی ان میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور اسی طرح اپنے نفوس کو مزید بڑھانے اور پھیلانے کی استطاعت بھی ان میں پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ وہ نقشہ ہے جو الٰہی جماعتوں پر بڑی تفصیل کے ساتھ صادق آتا ہے اور جو الٰہی جماعتوں کے انفاق فی سبیل اللہ کو ہر دوسرے انفاق فی سبیل اللہ سے الگ اور ممتاز کر کے دکھاتا ہے۔

مذہب کی تاریخ کا مطالعہ کر لیجئے اور غیر مذہبی تحریکات یا مذہب کے نام پر لامذہبی تحریکات کا مطالعہ کر لیجئے انفاق فی سبیل اللہ میں فرق کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی اور مثال نظر نہیں آ سکتی۔ یعنی انفاق فی سبیل اللہ کو غیر فی سبیل اللہ کے خرچ سے ممتاز کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی (-)

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس مضمون کو آگے بڑھا کر یہ فرماتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے انفاق فی سبیل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے (-) یہ جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے اس کو مزید بڑھانے کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ سامان مقرر فرماتا ہے اور اللہ کی تقدیر اس کی حفاظت کرتی ہے اور یہ دیکھتی ہے کہ ان کی محنتیں ہر حال میں بڑھیں اور نمو پائیں اور بکثرت اثمار پیدا کریں۔ چنانچہ اس حقیقت کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کرتے ہوئے فرمایا جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک ٹیلہ (ربوہ) پر وہ قربانیاں بیج کی صورت میں بوئی گئی ہیں۔ اگر ان پر تیز مینہ برسانے والی ہوائیں چلیں اور موسلادھار بارش برسائی جائے تب بھی وہ زمین ایسی نکمی نہیں ہے کہ تیز بارش کے نتیجہ میں اس کی فصل برباد ہو جائے۔ یہاں ربوہ کا لفظ استعمال فرما کر یہ وجہ بھی بیان فرما دی کہ کیوں تیز بارش یہاں نقصان نہیں پہنچا سکتی کیونکہ ربوہ سے مراد ٹیلے قسم کی چیز ہے یعنی پہاڑی قسم کا علاقہ جس میں بڑے بلند پہاڑ نہیں ہوتے بلکہ سطح مرتفع میں عموماً جو شکل نظر آیا کرتی ہے۔ اس سے وہ مراد ہوتی ہے۔ اس میں چھوٹے چھوٹے ٹیلے ہوتے ہیں جہاں پانی ٹھہر نہیں سکتا۔ بلند پہاڑوں میں تو بڑی بڑی چٹانیں ہوتی ہیں وہ کاشت کے لحاظ سے موزوں نہیں ہوتیں یعنی نہ زمین موزوں ہوتی ہے اور نہ موسم۔ لیکن ایسا علاقہ جسے ربوہ کہتے ہیں یعنی Platiau سطح مرتفع قسم کا علاقہ اس میں کاشت کی سہولتیں بھی ہوتی ہیں اور کثرت سے زمین مناسب حال مل جاتی ہے اور وہاں پانی ٹھہرتا نہیں اس لئے تیز بارش بھی ہو تو وہ ایسی فصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی جو ربوہ یعنی ٹیلے پر اگی ہوئی ہو۔ اور اگر تیز بارش نہ ہو تو فرمایا فطل (اہل ایمان) کو ایسی زرخیز زمین مہیا کی جاتی ہے کہ شبنم سے بھی اس کے پودے نشوونما پا جاتے ہیں۔ اگر بارش نہیں تو شبنم ہی سہی۔ گویا خدا کی تقدیر اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ بہرصورت ان کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔

آج کا خطبہ نئے مالی سال کا پہلا خطبہ ہے اس لحاظ سے میں نے ان (-) کا انتخاب کیا تاکہ مالی قربانیوں کے سلسلہ میں جہاں مختصراً جماعت کو ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کروں وہاں ایک خوشخبری بھی دوں کہ آپ کے حق میں (کلام الٰہی) کی یہ پیش خبری بہرحال پوری ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بے انتہا فضل ہے کہ جماعت احمدیہ کی مالی قربانی پر یہ (-) اپنے ہر پہلو کے ساتھ اور ہر تفصیل کے ساتھ چسپاں ہو رہی ہے۔ پاکستان میں جو حالات ہیں وہ بڑے مخدوش ہیں۔ جماعت پر کئی قسم کی پابندیاں عائد ہیں۔ اقتصادی لحاظ سے' قانونی لحاظ سے.... غرض جس پہلو سے بھی دیکھیں جہاں تک مالی حالات کا تعلق ہے اور قربانیوں کی استطاعت کا سوال ہے وہاں جماعت کے لئے وہ موسم تو نہیں ہے جسے موسلادھار بارش کا موسم قرار دیا جا سکتا ہے۔ وہاں تو دنیوی لحاظ سے طل کا سا موسم ہے یعنی شبنم پر گزارہ کرنے والی بات ہے۔ لیکن خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ جماعتیں جو ربوہ کے ساتھ منسلک ہوں یعنی اس ٹیلے کے ساتھ جو خدا کی برکتوں کا ٹیلا ہے ان کے لئے طل بھی بہت کافی ثابت ہو گی۔ تو انتہائی نامساعد حالات کے سال میں بھی خدا تعالیٰ نے وہاں جماعت کو غیر معمولی مالی قربانی کی توفیق بخشی ہے۔

تقریباً دو مہینے پہلے کی بات ہے ناظر صاحب.... مال کا بہت سخت گھبراہٹ کا خط ملا کہ..... وصولی کے لحاظ سے ہم پیچھے ہیں اور مالی سال ختم ہونے میں بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے۔ ان کو میں نے لکھا کہ آپ گھبرا کیوں رہے ہیں اللہ نے پہلے کب چھوڑا تھا ہمیں جو اب چھوڑ دے گا' خدا کی ذات پر حسن ظن رکھیں وہ بے انتہاء فضل کرنے والا ہے' آپ اپنا کام کریں' محنت کریں آپ کا صرف اتنا کام ہے' دعا کے لئے بزرگوں کو خط لکھیں اور اس کے بعد توکل کریں۔ تقریباً دو تین ہفتے پہلے کی بات ہے ان کا ایک اور خط آگیا جو سخت گھبراہٹ پر مشتمل تھا۔ انہوں نے لکھا کہ آپ نے کہا دعا کرو توکل رکھو بزرگوں کو خط لکھو میں سب کام کر بیٹھا ہوں صرف تھوڑے سے دن رہ گئے ہیں اور ابھی..... کمی ہے اس لئے سخت گھبراہٹ ہے۔ چنانچہ ان کو میں نے خط لکھا کہ آپ کو میں نے پہلے بھی لکھا تھا آپ نے اپنا کام کر لیا ہے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں بجٹ ختم ہونے میں آپ کے لئے چند دن رہ گئے ہیں خدا کی تقدیر کے لئے تو چند دن کا سوال نہیں ہے' وہ آزاد ہے وہ واسع علیم ہے' وہ بڑی وسعتوں والا خدا ہے اور جانتا ہے کہ کہاں سے اس نے عطا کرنا ہے اور کب عطا کرنا ہے۔ چنانچہ کل رات فون پر اطلاع ملی اور آج باقاعدہ خط بھی مل گیا کہ وہ بجٹ جس کے پورا ہونے میں ان کو شدید مشکلات نظر آ رہی تھیں وہ نہ صرف خدا کے فضل سے پورا ہوا بلکہ زائد وصول ہوئے ہیں۔..... گویا ..... اس اضافہ شدہ بجٹ سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیا ہے اور انہی چند دنوں میں عطا فرمایا ہے جن دنوں میں وہ کہتے تھے کہ اب ممکن ہی نظر نہیں آ رہا کہ بجٹ پورا ہو' ان کا کہنا یہ تھا کہ بزرگوں کو بھی دعا کے لئے لکھا لیکن افسوس کہ ہماری کوئی دوا کارگر ثابت نہ ہو سکی۔ ٹھیک ہے دوا تو کارگر نہیں ہوا کرتی لیکن دعائیں تو ضرور کارگر ہو جایا کرتی ہیں۔ وہ خدا جو دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے وہ (صاحب ایمان) کی توقعات کو کبھی رد نہیں فرمایا کرتا بلکہ توقعات سے بڑھ کر عطا فرمایا کرتا ہے۔ اور ابھی اس بجٹ کی وصولی 30 جون پہ ختم نہیں ہوا کرتی بلکہ ہمیشہ یہ طریق چلا آ رہا ہے کہ 30 جون تک وصولیات ہوتی ہیں ان میں سے بہت سی بعد میں آتی رہتی ہیں بعض جماعتوں کی طرف سے وصولی کی اطلاعات بعد میں آتی ہیں بعض جماعتیں اگلے چند دن میں یعنی جولائی کے شروع کے دو تین ہفتوں میں کوشش کر کے پچھلے مالی سال کا بقایا وصول کر لیا کرتی ہیں۔

پس دیکھیں جہاں موسلادھار بارش کا موسم نہیں تھا وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ طل نے کیا شاندار نمونے دکھائے ہیں۔ خدا کے فضل کی شبنم بھی جب پڑتی ہے تو کس قدر حیرت انگیز نشوونما کا نظارہ دکھاتی ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا میں اس کو پھل نہیں سمجھ رہا بلکہ بیج سمجھ رہا ہوں اور یہ بیج جماعت کے نفوس کا بیج بھی ہے

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

جس قدر انسان تبدیلی کرتا جاتا ہے اسی قدر وہ ابدال کے زمرے میں داخل ہوتا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا خلیل احمد قمر

ایک تاریخ ساز پاکستانی جرنیل جنرل اختر حسین ملک

(چند تازہ اعترافات)

احمدی فوجی افسروں میں جن افسران نے قربانی اور جنگی مہارت اور قوم کی خدمت کی ایک تاریخ رقم کی ہے ان میں لیفٹیننٹ جنرل اختر حسین ملک ایک بہت نمایاں اور مشہور شخصیت تھے۔ ان کے حیران کن جنگی کارنامے آج بھی افسانوی شہرت کے مالک ہیں۔

جنرل اختر حسین ملک ضلع اٹک کے ایک ممتاز سربر آوردہ فوجی خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ یکم اگست 1917ء کو ضلع اٹک کے گاؤں پہنڈوری میں پیدا ہوئے آپ نے ابتدائی تعلیم اٹک سے ہی حاصل کی۔ میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج اٹک میں داخلہ لیا اور پنجاب یونیورسٹی سے گریجوایشن کی۔ 1940ء میں انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون میں زیر تربیت رہے وہاں سے کمیشن حاصل کر کے نکلے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے دوران انہوں نے برما کے محاذ پر جنگی خدمات انجام دیں۔ جنگ کے بعد آپ کو جنگی خدمات کے اعتراف میں "برماسٹار" کے اعزاز سے نوازا گیا۔ آپ ہندوستانی افسروں کے پہلے گروپ میں شامل تھے جنہیں جی ایچ کیو میں متعین کیا گیا یہ گروپ میجر اختر حسین ملک اور لیفٹیننٹ کرنل مانک شاہ پر مشتمل تھا باقی سارا عملہ انگریز افسروں پر مشتمل تھا۔ آزادی تک آپ جی۔ایچ۔ کیو میں ہی متعین رہے قیام پاکستان کے بعد انہیں لیفٹیننٹ کرنل کے رینک پر ترقی اور ایک انفنٹری بٹالین کی کمان سونپی گئی۔ 1956ء میں آپ بریگیڈیر بنائے گئے۔ اس وقت آپ سٹاف کالج کوئٹہ میں ڈپٹی کمانڈنٹ کے عہدے پر مامور تھے۔ بعد میں آپ انفنٹری سکول کوئٹہ کے کمانڈنٹ بنا دیئے گئے 1959ء میں آپ نے انفنٹری بریگیڈیر کی کمانڈ سنبھالی اور پھر ڈائریکٹر آف انفنٹری جنرل ہیڈ کوارٹر بھی رہے اور 1963ء میں بارھویں مری ڈویژن کی کمانڈ سنبھالی۔

1965ء کی جنگ میں جنرل اختر ملک نے کشمیر کے محاذ پر جو شاندار کارنامے سرانجام دیئے وہ حیران کن حد تک افسانوی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے آپریشن جبرالٹر اور آپریشن گرینڈ سلام کے دو منصوبے بنائے۔

پاک و ہند کی جنگی تاریخ میں اپریشن جبرالٹر زبردست جنگی مہارت غیر معمولی جرات و بہادری اور حیران کن کامیابی حاصل کرنے کے اعتبار سے ایک کلاسیکی اہمیت اختیار کر جانے والا کارنامہ ہے جب تک جنگوں کی تاریخ پڑھائی جاتی رہے گی۔ اپریشن جبرالٹر اور ملک اختر حسین ملک کی زبردست ذہانت اور فطانت ملک و قوم سے غیر معمولی اور مثالی محبت کی افسانوی داستانیں زندہ رہیں گی۔ کشمیر کے محاذ پر آپ کی بے مثال جرات بہادری اور عسکری منصوبہ بندی کے اعتراف کے طور پر جنگ ستمبر کے ایام میں آپ کو بڑے فوجی اعزاز ہلال جرات سے نوازا گیا۔

ہر سال چھ ستمبر کا دن آتا ہے جنگ ستمبر 1965ء کے بارے میں بہت سے مضامین شائع کئے جاتے ہیں چند ایک مضمون نگار تیس بتیس سال بعد اپنے خیالات اور جنگی امور کے ماہر ہونے کے زعم میں تنقید بھی کرتے ہیں اور اس کے جواب میں جنگ ستمبر میں حصہ لینے والے جنہوں نے اس جنگ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے خون سے اس میدان کو لالہ زار کیا اپنے تجزیئے اور آنکھوں دیکھے حالات بیان کرتے ہیں 6 ستمبر 1997ء کے بعد یکے بعد دیگرے جنگ ستمبر پر کئی مضمون شائع ہوئے ان میں چند مضامین میں سے اقتباسات قارئین الفضل کے مطالعہ کے لئے پیش ہیں۔

روزنامہ جنگ کے نامور کالم نگار جناب فضل حق جو آئی جی پولیس اور سابق سیکرٹری داخلہ بھی رہ چکے ہیں اپنے کالم "گاہے بگاہے بازخواں" میں جنگ ستمبر 1965ء کے بارے اور خاص طور پر پاکستان کے حکمرانوں کے کردار کے بارے میں روشنی ڈالتے ہوئے جناب جنرل اختر حسین ملک کی کشمیر کے محاذ پر بے مثال جرأت بہادری کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

پاکستانی سرکار کے تمام سربراہان اکثر و بیشتر کشمیر کے معاملے میں تقریروں اور بیانوں سے قوم کا دل بہلاتے رہے ہیں۔ ہاں دو اور واقعات بزدلی اور کمزوری کے لائق ذکر ہیں 1961ء میں راقم الحروف خیرپور سندھ میں ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس تھا مرحوم ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ تھے لاڑکانہ میرے منصب کی جغرافیائی حدود میں تھا حفاظتی امور پر پروٹوکال آداب کی رو سے وفاقی وزیر کی آمدورفت پر حاضری ضروری ہوتی تھی مرحوم ذوالفقار علی بھٹو سے کچھ روابط شناسائی کے بھی ہو گئے تھے چنانچہ ان کے لاڑکانہ کے دورے پر ایک آدھ کھانا ان کے ساتھ کھانا پڑتا تھا۔ جن دنوں چین نیفا کے محاذ پر بھارتی فوجوں کی درگت بنا رہا تھا۔ ہماری ملاقات لاڑکانہ میں وزیر خارجہ سے ہوئی۔ ان کا استقبال کرتے ہوئے اگلی صبح کا ناشتہ ہمیں ان کے ساتھ کرنا تھا۔ ناشتے کے وقت المرتضیٰ پہنچے تو معلوم ہوا کہ صاحب ابھی خواب گاہ سے نہیں نکلے۔ کافی انتظار کے بعد وہ ناشتے کے لئے آئے آنکھیں لال تھیں اور سوجی ہوئی تھیں چہرہ ان کی معمول کی بشاشت سے خالی معلوم ہوا رات بے خوابی سے گزری۔ وجہ پوچھنے پر موصوف ایک طویل لحہ خاموش رہے پھر بولے "فضل حق میں کئی دن سے پریشان ہوں"

چین کے وزیراعظم چو این لائی نہ جانے کتنے ہی ٹیلیفون کر چکے ہیں ہر دفعہ پوچھتے ہیں "وٹ از یور کھان ڈوئنگ (آپ کا خان کیا کر رہا ہے؟)

چین نے کہا تھا کہ اب موقع ہے پاکستانی فوج کو کشمیر کی وادی پر دھاوا بولنا چاہئے لیکن ان کی ہمت نہ پڑی۔

دوسرا لائق ذکر مرحلہ 1965ء کی اس جنگ کا ہے یہ جنگ بھی اسی وزیر خارجہ نے جنرل اختر ملک کے ساتھ مل کر چھیڑی تھی نہ جانے انہوں نے "کمان" کو کیسے آمادہ کیا۔ جنرل اختر ملک کی پیش رفت اتنی ہو چکی تھی۔ کہ خشکی کے راستے بھارتی فوج کو کمک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ سپریم کمانڈر نے عین اس وقت جنرل اختر ملک کو پیش قدمی روکنے کا حکم دیا۔ اس جنرل نے بھی سری نگر لشکر کے کمانڈر کی طرح یہ حکم ماننے سے معذوری ظاہر کی۔ اس پر سپریم کمانڈر فیلڈ مارشل مرحوم ایوب خان نے جنرل یحیٰی کو کمانڈ دے کر جنرل ملک کو میدان جنگ سے واپس بلوا لیا۔

روزنامہ جنگ 14۔اکتوبر 1997ء ص 7

جنگ ستمبر کے ایک نامور مجاہد بریگیڈیر (ر) چوہدری مظفر علی خاں زاہد ستارہ جرات جو اس محاذ پر داد شجاعت دے رہے تھے اور اپنی آنکھوں سے اس جنگ کو دیکھنے اور منظر کو بدلتے دیکھا۔ جناب مظفر علی خاں زاہد صاحب نے جنرل اختر حسین ملک کی کامیاب پیش قدمی اور ہر لحاظ سے مکمل منصوبہ بندی کے بارے میں لکھا ہے۔

"بھارت نے پہلے رن آف کچھ کا تنازعہ کھڑا کیا اور جب اس محاذ پر ذلت آمیز شکست ہوئی تو کشمیر میں حد متارکہ جنگ کی خلاف ورزیوں پر اتر آیا اسے ایک دو مقامی حملوں میں کامیابی نے اتنا دلیر کر دیا کہ پاکستان کے اعوان گاؤں پر بمباری کر ڈالی اور یوں پاکستان نے کشمیری مجاہدین کی پشت پناہی کرتے ہوئے 1965ء میں چھمب دیوا پر ایک بھرپور حملہ کر کے بھارتی مہم جوئی کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑ دیا بدقسمتی سے ایک بار پھر مقبوضہ کشمیر کو آزاد کرانے کے اس موقعہ کو گنوا دیا گیا جنرل اختر ملک نے کشمیری مجاہدین کو بھارتی فوجوں کے عقب میں بھیج کر سامنے سے جو حملہ کیا تو بھارتی فوج کے قدم اکھڑ گئے اور چند گھنٹوں میں دریائے توی تک کا تمام علاقہ آزاد کرا کے بھارتی سینا کی کمر توڑ ڈالی۔ میں نے اپنی آنکھوں سے بھارتی سینا کو دم دبا کر لومڑی کی طرح بھاگتے دیکھا۔ مگر نہ جانے کس جنرل کو یہ سوجھی کہ بھاگتے دشمن کو چھوڑ کر کمان کی تبدیلی کے چکر میں ڈال دیا حالانکہ ساتواں ڈویژن پہلے ہی جنرل اختر ملک کی کمان میں جنگ لڑ رہا تھا۔ اور اگر اس کمان کی تبدیلی میں 72 گھنٹے نہ ضائع کئے جاتے تو یقیناً اکھنور 3 ستمبر کو ہمارے قدموں میں ہوتا۔ اس طرح جموں کا بھی کام تمام ہو جاتا گرینڈ سلام اپریشن میں اکھنور کو فتح کرنے کے لئے دو فیز مقرر کی گئی تھیں اور یہ کسی طرح مناسب نہ تھا کہ پہلی فیز کے مکمل ہو جانے کے بعد دوسری فیز کے لئے کمان کی تبدیلی کو اہمیت دی جاتی۔ لگتا یوں ہے کہ جنرل ایوب ۔ جنرل یحیٰی کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ کر رکھا تھا اور جب پہلی فیز میں بے مثال کامیابی مل گئی تو جنرل اختر کو بدل کر جنرل یحیٰی کو کمان اس امید سے سونپ دی گئی کہ اسے بھی اکھنور فتح کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی۔ لیکن وقت نے بعد میں ثابت کر دیا کہ یہ محض خام خیالی تھی بھارت کو اولاً اپنا دفاع مضبوط کرنے کے لئے دو دن مل گئے اور دوسرے اکھنور پر قبضہ کے امکانات ختم ہو گئے۔ ہماری اس کوتاہ اندیشی کے باعث بھارت کو پاکستانی سرحدوں کے خلاف حملہ کرنے کا موقع بھی ہاتھ آ گیا۔ اور اگر اکھنور پر ہمارا قبضہ تین ستمبر کو ہو جاتا اور جموں کو کاٹ دیا جاتا تو بھارتی نیتا کوئی دوسرا محاذ کھولنے کے لئے بے بس ہو جاتے۔ یہ تیسرا سنہری موقعہ تھا جو ہم نے کھو دیا اور آج تک بھارت مقبوضہ کشمیریوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 20۔اکتوبر 1997ء ص 7)

فوجی امور کے ماہر جناب کرنل آئی اے ایس بخاری جو پاکستان آرمی کے شعبہ تعلقات عامہ کے انچارج ہیں فوجی امور کے بارے میں اخبارات میں مختلف عنوانات سے لکھتے ہیں اور پاکستان کے عوام کو پاک افواج کے بارے میں اہم معلومات بہم پہنچانے کے عہدہ پر فائز ہیں۔ کرنل موصوف نے جنرل اختر ملک کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"اس میں کوئی شک نہیں کہ 1964ء اور اوائل 1965ء ایک دھماکہ خیز عرصہ تھا خاص کر ہندوستان اور پاکستان کے لئے اور شاید ان حالات کی بناء پر 1965ء کی جنگ ناگزیر ہو گئی تھی 1964ء میں ہی دونوں طرف "چاقو چھریاں" تیز ہونی شروع ہو گئی تھیں اور اوائل مارچ اپریل 1965ء میں ہندوستان نے طاقت کی آزمائش کے لئے رن آف کچھ کا نمکین اور بے آب و گیاہ علاقہ چن لیا۔ رن میں جنگ تو ہوئی۔ مگر عارضی صلح ہو گئی اور افواج کچھ عرصے کے لئے بیرکوں میں چلی گئیں۔ پاکستان تو ویسے ہی ایک فرنٹ لائن ملک ہے اور اس لئے اس کی زیادہ تر فوج اپنی بارکوں میں نہ جا سکی۔ اور اگر کچھ لوگ گئے بھی چند دنوں کے لئے گرمیوں کے 1965ء شروع سے لے کر 6 ستمبر تک کشمیر میں لڑائی ہوتی رہی.... (1962ء کی چین کے ہاتھوں نیفا میں شکست فاش کی وجہ سے) اور ویسے بھی جنوبی کشمیر کو ہندوستانی اتنی اہمیت نہیں دے رہے تھے۔ ویسے تو جنوبی کشمیر (مناور چھمب چک پنڈت جوڑیاں....) میں کچھ جھڑپیں ضرور ہوتی تھیں مگر باقاعدہ حملہ جنرل اختر ملک (کمانڈر 12 ڈویژن مری) کے معرکۃ الآرا اپریشن گرینڈ سلام 31۔اگست یکم ستمبر 1965ء کی رات کو ہوا۔ جنرل اختر ملک... کی شاندار کامیابی کی وجہ سے ہماری افواج یکم ستمبر دوپہر کو چھمب چھاؤنی (ایک بارڈر چھاؤنی) میں پہنچ گئیں۔ یہ ایک ناگہانی چوٹ تھی۔ کہ اس کی ناگہانیت کی وجہ سے ہندوستانی اپنی کئی توپیں فیلڈ ہومز چھمب میں چھوڑ گئے (اس لوٹ کے مال سے ہم نے ایک اور فیلڈ رجمنٹ کھڑی کر لی) یہ شاید توی پر پل نہ ہونے کی وجہ سے بھی ہوا ہو۔

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالمالک-لاہور'

سنڈے میگزین نوائے وقت 26- اکتوبر 1997ء

جرمنی سے ٹورنٹو تک

مجھے دنیا کے انیس ممالک میں جانے کا موقعہ ملا ہے لیکن اکیلے کا کوئی سفر نہیں ہوتا اور دنیا کی بیس ہوائی کمپنیوں کے ذریعے سفر کیا۔ ہر ملک کی اپنی تاریخ تمدن' روایات ہیں اور ہر ہوائی کمپنی کا اپنا سلوک ہے سفر کرنے والے کر کے چلے جاتے ہیں مگر مدتوں تک اپنی یادیں باقی رہ جاتی ہیں اگر اچھا سلوک کیا ہے تو اور اگر تلخ تجربہ ہوا ہو تو وہ بھی نہیں بھولتا۔

مجھے امسال نیپال کے رائل نیپال ایئرلائن پر فرانکفرٹ سے لندن سفر کرنے کا موقعہ ملا جس میں وہ تمام سہولتیں موجود تھیں جو مسافروں کو مہیا کی جاتی ہیں۔ مہمان نوازی بھی ٹھیک تھی۔ مگر سگریٹ نوشی کی ممانعت تھی۔ یہ فلائٹ کھٹمنڈو سے دوبئ سے فرانکفرٹ سے لندن آتی ہے۔ سگریٹ پینے والے احباب کے لئے یہ وقت طلب بات تھی کیونکہ عادت پر قابو پانا اپنی ذات میں ایک قربانی ہے اس طرح سے جن ہوائی کمپنیوں پر میں نے آج تک سفر کیا ہے ان میں سے یہ دوسری ہوائی کمپنی ہے جس میں ہمہ وقت ساری فلائیٹ میں ٹیک آف سے لینڈنگ تک سگریٹ پینے تک کی پابندی ہے اس سے قبل ایئر کینیڈا پر جب ٹورنٹو سے لندن کا سفر کیا تھا جو 8 گھنٹے کی مسلسل فلائٹ تھی اس میں بھی انہوں نے سگریٹ نوشی کی اجازت نہیں دی۔

ہر ملک میں زبان کا مسئلہ بھی ہوتا ہے مثلاً انگریزی زبان دنیا کے تمام ممالک میں کم و بیش بولی جاتی ہے مگر بعض ممالک انگریزی زبان کے سخت خلاف ہیں ان میں فرانس اور جرمنی ہے۔ فرانسیسی لوگ باوجود انگریزی جاننے کے فرنچ بولتے ہیں اور جرمن باوجود انگریزی جاننے کے جرمن بولتے ہیں۔

فرانکفرٹ کے قریب نیدر آئش باغ میں ٹھہرا ہوا تھا اپنے عزیز دوست کے ساتھ ایک روز شاپنگ کے لئے گئے۔ مختلف جگہوں سے خرید و فروخت کی ایک جگہ ایک بوڑھی عورت سے کچھ سامان خریدا اور اس کا بل جو بنا ادا کیا دو مارک اس کو تحفہ کے طور پر دیئے۔ میں نے کہا دس از گفٹ فار یو۔ جس پر وہ سخت ناراض ہوئی میں نے جب اس کو اس قدر غصہ کی حالت میں دیکھا تو گھبرایا میں نے اپنے دوست سے کہا کیا بات ہوئی ہے؟ اس نے کہا آپ نے لفظ کیا استعمال کیا۔ میں نے کہا Gift اس نے کہا تبھی ناراض ہے کیونکہ جرمن زبان میں گفٹ زہر کو کہتے ہیں آپ اس کو کہیں گے "شینک" میں نے ایسا ہی کہا وہ بہت خوش ہوئی اور بہت شکریہ ادا کیا۔ بہت دعائیں دیں حالانکہ نیت دونوں کی نیک تھی مگر زبان نہ جاننے کی وجہ سے کس قدر غلط فہمی ہوئی۔

ہر ہوائی کمپنی کے منشور میں شامل ہے کہ وہ مہمان نوازی کریں اور ٹکٹ کی رقم میں یہ سہولت موجود ہوتی ہے اور ہر ایئر لائن اس پر عمل کرتی ہے مگر کھانا' چائے' مشروبات تو دیتے ہیں۔ اصل متاثر کرنے والی چیز اس ہوائی کمپنی کے عملہ کا رویہ ہوتا ہے۔ مثلاً پاکستان سے جس قدر پروازیں مڈل ایسٹ جاتی ہیں ان میں ہوائی کمپنیوں کا مزاج مہمان نوازی اور ہوتا ہے لیکن وہ کمپنی جب مڈل ایسٹ سے یورپ جاتی ہے تو بالکل مختلف ہوتا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ جو لوگ مڈل ایسٹ میں کسی جگہ کا سفر کر رہے ہیں پس وہ مزدوری کرتے ہیں اور روزگار کے لئے آتے ہیں لیکن مڈل ایسٹ سے جو لوگ یورپ کی طرف جاتے ہیں وہ سیر و تفریح کے لئے جاتے ہیں اس لئے ان کی خاطر تواضع زیادہ کرتے ہیں حالانکہ مسافر تو مسافر ہے جس نے بھی جہاز کا کرایہ خرچ کیا ہے اس کی مہمان نوازی' ان کا فرض ہے بلا تفریق وہ کس غرض کے لئے سفر کر رہا ہے بڑے بڑے ممالک دیکھے بڑی بڑی ایئرلائنوں پر سفر کیا مگر مہمان نوازی میں اعلیٰ معیار قومی روایات کو قائم رکھنا جو سعودی عرب کا ہے یا سعودیہ ایئرلائن کا ہے وہ کسی کا کم ہی ہے۔ نیویارک کا جے ایف کیڈی لندن کا ہیتھرو ایئرپورٹ دیکھے مگر ریاض کا ہوائی اڈا دنیا کا جدید ترین ہوائی اڈا ہے۔

جرمنی کے کے شہر فرانکفرٹ سے برلن جانے کا پروگرام بنا پہلے کار پر جانے کا ارادہ کیا پھر ایک پیارے دوست اعجاز احمد صاحب کی کمر میں تکلیف ہو گئی اور نہ جا سکے جن صاحب کے پاس جانا تھا ان کا فون آیا کہ ہم انتظار کر رہے ہیں ہم نے بتایا یہ وجہ ہے انہوں نے کہا ریل گاڑی پر آ جاویں چنانچہ ریل کا معلوم کیا تو علم میں اضافہ ہوا کہ اگر فرانکفرٹ سے برلن دن کے وقت سفر کریں تو 183 مارک کرایہ ہے لیکن اگر آپ شام سات بجے کے بعد کریں تو صرف تقریباً 70 مارک ہے یہ ایک طرف کے کرایہ کی بات ہے ریلوے والوں سے معلوم کیا اس قدر فرق کیوں ہے تو انہوں نے بتایا کہ رات کو جب سفر کیا جاتا ہے تو انسان کا سکون خراب ہوتا ہے اور تھکاوٹ ہوتی ہے جگراتا ہوتا ہے اس کوفت کے بدلہ میں جو مسافر اٹھاتا ہے ہم نے اس کو کرایہ میں کمی کی سہولت دی ہے حالانکہ وہ گاڑی بھی ایکسپریس تھی کیسے ملک کیسی سہولت ہے جہاں انسانیت کا احترام ہے اور اس کی بہبود کے لئے کوشاں ہیں اور کیسی مثبت سوچ ہے۔

زمانہ کے ساتھ ساتھ ہر کام میں ترقی ہوتی ہے پہلے لکڑی کے بکس ہوتے تھے پھر لوہے کے ٹرنک استعمال ہونے لگے کچھ وقت کے بعد فیبرک شیٹ آگئی اور سمسونائٹ کے اٹیچی کیس بن گئے جو ہلکے بھی تھے اور مضبوط بھی تھے مگر تالہ لگایا جاتا تھا اس میں دقت یہ تھی کہ سب کی وہ ماسٹر کی بن گئی اور ایک ہی چابی سے سب کھل جاتے تھے پھر انسان کی عقل نے غور کیا اور نمبر سسٹم کر دیا چنانچہ اب تالا بھی ہوتا ہے اور نمبر بھی کمپنی آپ کو زیرو دے دیتی ہے آپ اپنی مرضی کا نمبر لگا سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ایک سوٹ کیس خریدا اس کا نمبر

باقی صفحہ 6 پر

ماخوذ "کرم الٰہی"

مصنفہ ڈاکٹر منور احمد

بچوں کی پرورش

یہ پروردگار مطلق کی ہی شان ہے جس نے ہر قسم کے حیوانات کے ننھے منے بچوں کی پرورش کے واسطے ان کے جسم' مزاج اور دیگر ضروریات کے مطابق ان کی غذا مقرر کر دی ہے۔ اور علی الخصوص انسان کے بچے کے واسطے تو شیر مادر ایسی معقول اور موزوں غذا عنایت کی ہے کہ اس میں انسانی غذاؤں کے سارے لطیف' معتبر اور مفید جوہر مہیا کر دیئے ہیں۔ اور ایسی حکمت کے ساتھ کہ حضرت انسان باوجود خلیفہ" الرحمان ہونے کے اگر چاہے کہ اس کا نعم البدل تیار کر سکے تو ممکن نہیں۔ کیا بلحاظ لطافت اور ذائقہ کے' کیا بلحاظ اس کے ضروری اور مفید اجزاؤں کے۔ کیا بلحاظ ان کی مقدار اور پیدائش کے اور کیا بلحاظ اس راحت و آرام اور شیر خوری کے معقول سامان کے' جو پیارے بچوں کو اپنی ماں کی محبت اور شفقت بھری گود میں نصیب ہوتا ہے۔ مبارک ہیں وہ مائیں جو اپنے بچوں کو اپنے دودھ سے پرورش کرتی ہیں۔ اور خوش نصیب اور جوان بخت ہیں وہ بچے جن کو شیر مادر نصیب ہوتا ہے۔ جو مائیں اپنے بچے کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں وہ صرف معصوم بچے پر ہی ظلم نہیں کرتیں بلکہ اپنے آپ کو بھی کئی ایک مصیبتوں میں مبتلا کرتی ہیں۔

مگر بعض اوقات ایسے حوادث واقع ہوتے ہیں کہ بچوں کو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہونا ہی پڑتا ہے۔ اور والدین کو مجبوراً ان کی پرورش کے واسطے کوئی اور طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔

ان کو دودھ کے علاوہ کوئی اور غذا دینے کی ضرورت ہندوستان میں خاص کر زیادہ واقع ہوتی ہے کیونکہ ہر سال یہاں ایک نہ ایک بیماری موجود رہتی ہے۔ کچھ عرصہ تک تو وبائی بیماریاں پیچھا نہیں چھوڑتیں۔ اور پھر اس کے بعد ان کے نتائج دم لینے نہیں دیتے۔ ان سے رہائی ملتی ہے تو اتفاقی عوارضات بھی اس ملک میں کچھ کم نہیں۔ اور بیچاری مستورات کو تو علاوہ عوارضات کے' اپنی ذاتی بیماریوں کا بھی متحمل ہونا پڑتا ہے اور بہ نسبت مردوں کے ان کو گویا دوچند تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔

مائیں جب مختلف قسم کی صعب بیماریوں میں مبتلا ہوتی ہیں تو بیچارے شیر خوار بچوں کو بھی جو ان کا دودھ پیتے ہیں طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ اور ایسے حالات میں یا تو بچہ کا دودھ بالکل چھڑانا ہوتا ہے یا اس کی ماں کے دودھ کی کمی کے پورا کرنے کے واسطے کوئی مصنوعی غذا اضافہ کی جاتی ہے۔

ان مصنوعی غذاؤں کی نسبت ہمارے ملک میں عموماً اور کیا خصوصاً کوئی بھی عمدہ اور معقول قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ اور نہ ہم کو اپنے طب اور ویدک کی کتابوں ہی سے کوئی اطمینان بخش طریق حاصل ہو سکتا ہے۔ گو علیٰ قدر حیثیت اپنے پیارے بچوں کی پرورش کے واسطے بہت کچھ سعی کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ دودھ پیتے ہوئے بچے کے واسطے قسم قسم کی غذائیں تجویز کی جاتی ہیں۔ مگر ان میں کسی خاص قاعدہ یا اصول کا کوئی لحاظ نہیں ہوتا۔ ایک غیر معین طور پر کبھی کوئی اور کبھی کوئی غذا دی جاتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ بچے کے واسطے روزمرہ نئی غذا تجویز ہوتی ہے۔ اس خیال سے کہ ایک غذا موافق نہیں آتی تو دوسری موافق ہوگی۔ اور دوسری نہیں تو تیسری مگر اس ردوبدل میں تو بیچارے بچے کی حالت اور بھی خراب ہوتی جاتی ہے اور رفتہ رفتہ یہ غذا کی بے ترتیبی کسی صعب بیماری میں منتقل ہو جاتی ہے۔

کہیں تو بکری' گائے اور بھینس کا دودھ استعمال کیا جاتا ہے۔ کہیں ساگودانہ اراروٹ' کارن فلاور یا چاول دودھ میں پکا کر کھلائے جاتے ہیں۔ کوئی ڈبل روٹی معمولی یا خمیری روٹی دودھ میں بھگو کر دیتا ہے۔ کہیں طرح طرح کے چاول اور مونگ کی کھچڑی' گیہوں کا دلیا' یا روٹی گھی اور شکر کا میدا۔ سوجی کے روغنی بسکٹ' نمکین یا شیرین کھلائے جاتے ہیں' ایسی مصنوعی غذاؤں کے واسطے کوئی بھی قاعدہ یا اصول موجود نہیں ہے کہ کون سی غذا کے کیا اجزا ہیں اور ان کی طاقت غذائی کس قدر ہے اور کون سی چیز کس وقت بچہ کے جسم اور مزاج کے واسطے ضروری اور مفید ہوگی۔ گائے اور بھینس کا دودھ جو فطرتاً انہیں کے بچوں کی طبیعت کے مناسب حال موضوع ہوا ہے اپنی اسی صورت میں بھلا انسان کے بچہ کو کب راس آ سکتا ہے۔ پھر یہ اناج کی غذائیں جو مختصراً اوپر بیان کی گئی ہیں بلحاظ بچہ کے جسم اور اس کے اعضائے انہضام کی لطافت اور نزاکت کے' جس کی قدرتی غذا سوائے انسانی دودھ کے اور کچھ نہ تھی کیونکر مفید ہو سکتی ہیں۔ یا یوں کہیئے کہ جن چیزوں کو پہلے ماں نے ہضم کرنا تھا۔ اور ان کے لطیف جوہروں کو دودھ کی صورت میں بچہ کی غذا بننا تھا وہ یکایک بچہ کو بطور غذاء کے کیونکر مفید ہو سکتی ہیں۔

ایسے حالات میں کوشش انسانی کا یہی تقاضا ہوتا ہے۔ اور ہونا بھی چاہیئے کہ بچہ کے واسطے حتی المقدور کوئی ایسی غذا تجویز کی جاوے جو اپنے خواص میں بچہ کی قدرتی غذا دودھ کے مطابق یا قریب تر ہو۔ اور نیز یہ کہ اس کی طاقت اجزائی اور قوت غذائی اور اس کے نفع و نقصان کا حال بھی اچھی طرح سے معلوم ہو مگر ان مطالب کے حاصل ہونے کے واسطے کسی عمدہ اور معتبر معیار کی سخت ضرورت تھی۔

شکر کا مقام ہے کہ جناب ڈاکٹر ڈبلیو بی چیڈل صاحب ایم اے' ایم ڈی ایف آر سی پی نے جو بمقام لندن سینٹ میری ہاسپٹل کے فزیشن اور اسی نام کے میڈیکل سکول میں علم طب کے لیکچرار اور گریٹ آرمنڈ سٹریٹ کے بچوں کے شفا خانے کے طبیب اعلیٰ ہیں' اس مضمون کی طرف توجہ کی اور اپنے سالہا سال کے وسیع تجربے سے جو بچوں کی پرورش اور ان کے علاج و معالجہ میں ان کو

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراق کا اقوام متحدہ کے خلاف اقدام

عراق کے اوپر 1990ء سے جو اقتصادی اور دیگر پابندیاں اقوام متحدہ نے امریکہ اور دیگر مغربی ملکوں کے اصرار پر عائد کی ہیں ان کا ایک اہم حصہ اسلحہ کی تیاری پر پابندی بھی ہے یہ دیکھنے کے لئے کہ عراق کے اسلحہ سازی کے مراکز کہیں کام تو نہیں کر رہے اقوام متحدہ کے انسپکٹران وقتا فوقتا عراق کا دورہ کرتے رہتے ہیں۔ اس دوران وہ اسلحہ سازی کے بارے میں تمام معلومات حاصل کرتے ہیں۔ عراق نے اقوام متحدہ کی پابندیوں پر عمل کرتے ہوئے تمام ایسے مراکز بند کر دیئے ہیں اور اپنی اسلحہ سازی کی صنعت کو مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ صرف ایک محدود قسم کا ہلکا اسلحہ تیار کرنے کی اجازت ہے۔ جس سے کسی پر حملہ نہیں ہو سکتا بلکہ صرف دفاع کیا جا سکتا ہے۔

اقوام متحدہ کے انسپکٹران کے بھیس میں مغربی ممالک کے جو ماہرین آتے ہیں ان پر عراق نے کئی بار اعتراض کیا ہے اور الزام عائد کیا ہے کہ یہ لوگ امریکہ کے جاسوس ہیں عراق پر الزام ہے کہ وہ ان انسپکٹران سے تعاون نہیں کرتا۔ چند ہفتے پیشتر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں یہی سوال درپیش تھا کہ عراق کو متنبہ کیا جائے کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں سے تعاون نہ کیا تو اس پر پابندیاں مزید سخت کر دی جائیں گی۔ اس قرار داد سے فرانس اور روس نے اتفاق نہیں کیا۔

اب یہ خبر ملی ہے کہ عراق نے اقوام متحدہ کے انسپکٹروں سے تعاون نہ کرنے کا باضابطہ فیصلہ کر لیا ہے۔ چنانچہ ان سے حکومت عراق کے تمام رابطے سر دست معطل کر دیئے گئے ہیں۔ عراق نے الزام لگایا ہے کہ انسپکٹروں کے نام پر امریکہ کے جاسوس بھیجے جاتے ہیں لہذا وہ ان سے تعاون نہیں کرے گا۔ یہ فیصلہ عراق کے صدر صدام حسین نے کیا ہے۔

خدشہ ہے کہ سلامتی کونسل اس کے جواب میں پابندیاں سخت کر دے گی اور عراقی عوام کی زندگی جو پہلے ہی سخت مشکلات کا شکار ہے مزید مشکلات میں گھر جائے گی۔

عراق نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ اس نے اقوام متحدہ کے تمام تقاضے پہلے ہی پورے کر دیئے ہیں۔ لہذا اس کے خلاف عائدہ کردہ پابندیاں اب ختم کر دی جائیں۔

OOO

چینی صدر کا دورہ امریکہ

چین کے صدر مسٹر جیانگ زیمن امریکہ کے آٹھ روزہ دورے میں مصروف ہیں۔ 12 سال کے عرصے میں کسی چینی سربراہ کا امریکہ کا یہ پہلا دورہ ہے۔ یہ دورہ چین امریکہ تعلقات بہتر بنانے کے لئے کیا گیا ہے۔ چین کا امریکہ کے ساتھ جن معاملات پر عدم اتفاق ہے ان میں تائیوان کا مسئلہ، انسانی حقوق، تجارت اور ایٹمی پالیسی پر اختلافات ہیں۔ گذشتہ چند سال میں ان معاملات پر امریکہ اور چین کے تعلقات میں سرد مہری پائی جاتی ہے۔

چین کے صدر نے امریکہ پہنچ کر پرل ہاربر کی یادگار پر پھول چڑھائے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانی طیاروں نے امریکی بندرگاہ پرل ہاربر پر ہولناک فضائی حملہ کر کے امریکہ کو سخت نقصان پہنچایا تھا۔ امریکہ بحری بیڑہ جو پرل ہاربر میں لنگر انداز تھا اسے تباہ کر دیا گیا تھا اور امریکیوں کی بڑی تعداد کی جانیں اس حملے میں ضائع ہو گئی تھیں۔

OOO

اسرائیل فلسطین مذاکرات

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان واشنگٹن میں جو مذاکرات ہونے تھے اسرائیل نے ان میں تاخیر کر دی ہے۔ فلسطینیوں نے الزام لگایا ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم اصل مسئلوں سے انحراف کر رہے ہیں اور ذیلی باتوں پر بحث و مباحثہ کر کے وقت ضائع کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان امن معاہدہ کی باقی ماندہ شقوں پر عمل کرنے کے لئے مذاکرات کا یہ سلسلہ امریکہ کے دباؤ پر دوبارہ شروع ہوا تھا اور اس سلسلے میں مذاکرات پر دو دور ہو چکے ہیں اور ان ادوار کو دونوں اطراف نے مثبت قرار دیا تھا۔ ان مذاکرات کے دوبارہ شروع ہونے پر مشرق وسطیٰ میں اطمینان کا اظہار کیا گیا تھا۔ اور یہ امید پیدا ہو گئی تھی کہ مشرق وسطیٰ کے بارہ میں ڈیٹن امن سمجھوتہ کی باقی شقوں پر بھی جلد عمل در آمد شروع ہو سکے گا۔ لیکن اب مذاکرات میں اسرائیل کی طرف سے تاخیر کی وجہ سے یہ امیدیں مایوسی میں بدل رہی ہیں۔

OOO

روسی وزیر خارجہ کا دورہ فلسطین

روس کے وزیر خارجہ مسٹر پرائماکوف آج کل فلسطین کے دورہ پر ہیں۔ انہوں نے خود مختار فلسطینی اتھارٹی کے شہر رملہ میں فلسطینی صدر یاسر عرفات سے ملاقات کی اور مشترکہ نیوز کانفرنس سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے دونوں فریقوں کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔

ماضی کا سوویت یونین فلسطینیوں کا خاص دوست تھا چنانچہ امریکہ کی طرف اسرائیل کی کھل کر حمایت کے جواب میں سابق سوویت کے سیاسی اثر ورسوخ سے مدد حاصل کی جاتی تھی۔ لیکن سوویت یونین کے ٹکڑے ہو جانے سے ماضی کی یہ صورت حال اب باقی نہیں رہی۔ روس کے موجودہ وزیر خارجہ مسٹر پریماکوف کا لب و لہجہ بھی فلسطینیوں کی حمایت میں اتنا واضح اور ٹھوس نہیں رہا جتنا ماضی میں ہوا کرتا تھا۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

اور ان کے اموال کا بیج بھی۔ اس لئے ایک دانے کے سات سو بننے والے یہ ایسے دانے نہیں ہیں جو پھل کے طور پر کھالئے جائیں گے بلکہ یہ وہ سات سو دانے ہیں جو پھر بیج کے طور پر دوبارہ پھل اگائیں گے اور جماعت جتنی مرتبہ ان کا ایک حصہ دوبارہ زمین میں پھینکتی رہے گی اسی طرح کثرت کے ساتھ سینکڑوں گنا بن کر یہ دوبارہ جماعت کو عطا ہوتے رہیں گے اور پھر وہی پھل وہی بیج بنتے چلے جائیں گے۔

یہ ہے اللہ کی رضا کا معاملہ اپنے ان بندوں سے جن کی قربانیوں کو وہ قبول فرماتا ہے۔ اور خدا کی راہ میں سچی اور خالص قربانی کرنے والوں کے ساتھ ہمیشہ بلا استثناء یہی سلوک ہوا ہے۔ اب جن کے ساتھ خدا کا یہ سلوک ہو ان کے متعلق کوئی یہ کہے کہ ہم غالب آجائیں گے (یعنی وہ مخالفت غالب آجائے گا) یہ کیسے ممکن ہے یہ خدا کے فضلوں کی تقدیر ہے جو ہمارے اوپر عملی دنیا میں ظاہر ہو رہی ہے' یہ خوابوں کی بات نہیں ہے۔ اگر مخالف نے یہ ہر دفعہ یہ آواز اٹھائی کہ وہ غالب آئیں گے تو خدا کی یہ تقدیر ان کو یہ کہے گی (۔) بڑھ تو یہ رہے ہیں ہر سمت میں ہر طرف پھیلتے چلے جا رہے ہیں تم کیسے غالب آجاؤ گے۔ وہی غالب آیا کرتے ہیں جو اللہ کے فضلوں کے سہارے بڑھ رہے ہوں جن کی ادنیٰ کوششوں کو بھی خدا تعالیٰ پھل لگا رہا ہو جنہیں بہار میں بھی پھل لگ رہے ہوں جنہیں خزاں میں بھی پھل لگ رہے ہوں یعنی موسلادھار بارشیں بھی بکثرت نشوونما عطا کر رہی ہوں اور جنہیں ہلکی پھلکی نہ نظر آنے والی شبنم بھی بکثرت پھل عطا کر رہی ہو۔ پس (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) خدا کی رحمت اور فضلوں کا یہ سلوک جو ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ آج بھی جاری ہے اور اگر آپ اپنے معاملات کو خدا کے ساتھ تبدیل نہیں کریں گے تو کل بھی جاری رہے گا۔ اور یہی وہ آخری بات ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

(از خطبہ 4۔ جولائی 1986ء)

OOO

بقیہ صفحہ 4

جنرل اختر ملک کے انوکھے اور دلیرانہ حملے کی کڑی (یعنی آخری کڑی) اکھنور پر حملہ اور ہندوستانی ایل آف سی لائنز آف کمیونی کیشن "کو قطع کرنا تھا۔ جنرل اختر ملک کی جگہ جنرل یحیٰی خاں نے لے لی اور حملے کی رفتار ست پڑ گئی اس سے ہندوستانیوں کو اکھنور کے دفاع کا موقع مل گیا اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے لاہور اور سیالکوٹ سیکٹروں میں بھرپور حملہ کر دیا۔

کئی دفاعی مبصرین کی رائے ہے کہ اگر کمانڈ میں یہ تبدیلی نہ ہوتی تو شاید آج ہمارا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ میرے ایک دوست بریگیڈیئر شبیر احمد صاحب تو مصر ہیں کہ یہ سب کچھ فرقہ وارانہ سازش کی وجہ سے تھا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ فوج میں بھی یہ ناسور ہے ہاں البتہ ہائی کمانڈ کے پاس اس غیر ضروری تبدیلی کا کوئی جواز تو ضرور ہوگا۔..... اس تبدیلی کی وجہ سے کافی وقت ضائع ہو گیا اور اس کا ہندوستانیوں نے اپنے دفاع کو قوی کرنے یا مستحکم بنانے میں خوب فائدہ اٹھایا اور جب اکھنور کا خطرہ ٹل گیا تو انہوں نے لاہور سیالکوٹ سیکٹر میں خاص کر سیالکوٹ (چاروا) میں بھرپور حملہ کر دیا.....

(روزنامہ جنگ 6 ستمبر 1997ء ص 9)

کمانڈ میں تبدیلی جنرل یحیٰی خاں کے سر کشمیر کی فتح کا سہرا باندھنے کی کوشش تھی تاکہ فیلڈ مارشل ایوب خان جنرل موسیٰ کے بعد یحیٰی خاں کو افواج پاکستان کا کمانڈر انچیف بنا کر اپنے اقتدار کو ایک طویل عرصے کے لئے محفوظ بنا سکیں مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جس کو کمانڈر انچیف بنا کر ایوب خاں اپنے اقتدار کو محفوظ بنانا چاہتے تھے وہی کمانڈر انچیف صدر ایوب خاں کو اقتدار سے محروم کرنے کا نہ صرف باعث بنا بلکہ پاکستان کو بھی دولخت کر کے بڑی حسرت اور ناکامی اور بدنامی کی موت مرا۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

عزیزم عرفان اور ناصر نے لگایا جب کھولنے لگے تو نمبر بھول گیا بڑی پریشانی ہوئی لہذا پھر دوکاندار کے پاس لے جا کر جس سے خریدا تھا ٹھیک کروایا۔ میں 109 نمبر لگاتا ہوں جو کہ میرے گھر کا نمبر بھی ہے مگر اس دفعہ سفر پر جانے سے قبل اس نئے سوٹ کیس کا نمبر میرے بیٹے نے موٹر سائیکل والا 440 لگایا اور مجھ سے ذکر نہیں کیا میں نے سارے سفر میں نمبر استعمال بھی نہ کیا مگر لندن سے جرمنی کے سفر میں لگایا جب جرمنی کھولنے لگا تو وہ کھلتا نہیں تھا پھر پریشانی کے عالم میں گھر لاہور فون کیا تو میرے بیٹے نے بتایا اس دفعہ ہم نے اپنے موٹر سائیکل کا نمبر لگایا ہے جو 440 ہے وہ استعمال کیا تو خدا کا شکر ہے سوٹ کیس کھلا اور پریشانی دور ہوئی۔ جہاں سہولت بڑھتی جارہی ہے وہاں کبھی پریشانی بھی ہوتی ہے۔

جرمنی کے شہر فرینکفرٹ سے 70/60 میل کے فاصلہ پر ایک وادی ہے جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں ایک کا نام رائن ہے اور دوسرے کا نام مائن ہے

Rhein Rudeshein Green Vally

اس کا نام ہے میرے دوست شریف خالد صاحب اور انعام الہٰی صاحب وہاں مجھے لے گئے بہت خوبصورت جگہ ہے دونوں دریا ملتے ہیں دریا کے ایک طرف سڑک ہے دوسری طرف ریل گاڑی چلتی ہے۔ درمیان میں بحری جہاز چلتے ہیں ایک طرف پہاڑ ہے دوسری طرف شہر آباد ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نظارہ ہے اور ہر لمحہ ہر آن دل سے اس کی حمد ہوتی ہے اور زبان پر اللہ کی حمد کا ورد جاری رہتا ہے اور واقعی انسان خدا تعالیٰ کی کسی نعمت کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ دنیا بھر کے سیاح اس پر کیف نظارہ کو دیکھنے آتے ہیں۔ پھر راستہ میں ایک جگہ ایسی بھی ہے جہاں سب قوموں کا اتحاد ہوا تھا جو اس وقت جرمنی میں بستی تھیں اور جرمنی ملک بنا تھا پھر راستہ میں بکثرت انگور کے باغات بھی ہیں اور میل ہا میل تک انگوروں کے باغات کا سلسلہ جاری ہے واقعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنت کی طرح یہ وادی اور یہ نظارہ ہے اور خدا کے اس حکم کا زندہ ثبوت ہے میری زمین میں پھرو اور میرے فضلوں کو تلاش کرو۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کائنات بنائی ہے اس دنیا میں ہر ذی روح سفر کرتی ہے۔ جانور 'کیڑے مکوڑے' پرند' چرند سب سفر کرتے ہیں۔ مگر ان کا سفر رزق کی تلاش کے لئے ہوتا ہے نہ کہ سیرو تفریح کے لئے مگر انسان جو اشرف المخلوقات ہے۔ اس کی زندگی کا لازم جزو سفر ہے۔ کبھی غم کا سفر کبھی خوشی کا سفر۔ کبھی خدا کی خاطر سفر'

سنڈے میگزین نوائے وقت ص 12

○○○

بقیہ صفحہ 5

خصوصاً حاصل ہے اس ضرورت کو پورا کیا اور بچوں کے مصنوعی تغذیہ کے ان علمی اصول اور صحیح شرائط پر جن کا پوری پوری طرح پر لحاظ ہونا چاہئے۔ اور مصنوعی غذاؤں کے خواص اور فوائد پر اور پھر ان بیماریوں پر جو ابتدائی زندگی میں نقص غذا سے پیدا ہوتی ہیں ایک مضمون مرتب کیا اور 1887ء میں سینٹ میری ہاسپٹل اور آرمنڈ سٹریٹ کے بچوں کے شفاخانہ کے جلسہ طبی میں چھ لیکچروں میں ادا فرمایا۔ اور پھر 1889ء میں فاضل لیکچرار نے ان کو بغرض رفاہ عام ایک کتاب کی صورت میں چھپوا کر شائع کیا۔

مجھے اپنے عرصہ دراز کے وسیع مطب میں خدا جانے کتنے ہی ایسے بچے دیکھنے میں آئے ہوں گے جو پیش از وقت عارضی یا دائمی طور پر اپنی ماں کے دودھ سے محروم ہو گئے اور پھر ان کی پرورش کے واسطے کوئی دوسرا طریق اختیار کرنا پڑا۔ ایسے موقعوں پر مشورہ دینے کے واسطے بہت ہی دقت لاحق ہوتی تھی اور خوراک مجوزہ پر کبھی دل کو اطمینان نہیں حاصل ہوتا تھا کیونکہ بچوں کی مصنوعی غذاؤں پر نہ تو اس قدر علم حاصل تھا اور نہ ہی ہماری اردو میڈیکل لٹریچر میں جس پر اپنی طبی لیاقت کا انحصار تھا کوئی معقول اور قابل اطمینان طریق پایا جاتا تھا اور ہوتا بھی کیونکر جب خود انگریزی تصانیف ہی کماحقہ اس امر سے قاصر تھیں۔

اب مجھ کو خصوصاً اور تمام ہم پیشہ بھائیوں کو عموماً ہمارے محسن اور فیاض جناب سرجن میجر سی ممبر صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ سنٹرل جیل ملتان کا شکر گزار ہونا چاہئے جن کے طفیل مجھ کو اس کتاب کے دیکھنے کا موقعہ ملا اور جن کی خاص مہربانی سے اور باجازت فاضل مصنف مجھ کو اس کتاب کے ترجمہ کرنے اور چھپوانے کا فخر حاصل ہوا۔ اس غرض سے کہ اس کتاب سے نہ صرف میں اور میرے ہم پیشہ بھائی ہی فائدہ اٹھائیں بلکہ ہمارے ملک کے طبیب اور دیگر مہذب احباب اور خواندہ دائیاں اور تعلیم یافتہ بیبیاں بھی اس کے فائدہ سے محروم نہ رہیں' کیونکہ بچوں کی پرورش کے متعلق اس کتاب میں ایسی ایسی عمدہ اور مفید باتیں بتلائی گئی ہیں جن کا جاننا اور عمل میں لانا بال بچوں والے گھروں میں نہایت ہی ضروری ہے۔

الملتمس

خاکسار کرم الٰہی (ہاسپٹل اسسٹنٹ)
متعلقہ میڈیکل ڈیپارٹمنٹ پنجاب
سابق مہتمم شفاخانہ صدر جہلم

(بمقام ملتان 23 فروری 1891ء)

○○○

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم فضل احمد صاحب ابن مکرم جیوا خان صاحب دارالصدر ربوہ گزشتہ کئی دنوں سے جگر کی شدید تکلیف کے باعث علیل ہیں اور اسلام آباد میڈیکل کمپلیکس ہسپتال میں زیر علاج ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے افاقہ بھی نہیں ہو رہا۔ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ دارالعلوم شرقی اہلیہ مکرم منور احمد قمر صاحب سابق انسپکٹر تحریک جدید حال جرمنی کی آنکھ کا اپریشن یکم نومبر 1997ء کو متوقع ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ محترم منیر سلیم اقبال صاب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

○ محترم رانا عبدالستار صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ درخواست دعا ہے

سانحہ ارتحال

○ مکرم نیر محمود صاحب سابق قائد علاقہ آزاد کشمیر کے پھوپھا مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب آف برمنگھم انگلستان 97-10-7 کو لندن میں وفات پا گئے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

خدمت دین کا ایک موقعہ

○ جماعت احمدیہ کی تعلیمی و تربیتی ضروریات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقف جدید۔ وقف زندگی کرکے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 15- دسمبر 1997ء تک ارسال فرمادیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم مع سند کی فوٹو کاپی۔ دینی مطالعہ۔ دینی خدمت۔ ناظم ارشاد وقف جدید

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 31- اکتوبر 1997ء

12-00 رات۔ جرمن سروس۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 بزم مشاعرہ۔
3-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت (حصہ 19)
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 37-(94-7-14) حصہ اول۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
10-00 ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 پشتو پروگرام۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ محفل شاعراز نصرت جہاں اکیڈیمی۔
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-00 کمپیوٹر سب کے لئے۔ حصہ 31۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-05 خطبہ از حضرت صاحب۔
11-05 تلاوت-حدیث-
11-35 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔

ہفتہ یکم نومبر 1997ء

12-00 رات۔ جرمن سروس۔
1-00 اردو کلاس۔
2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب "فرسٹ ایڈ"
2-30 خطبہ از حضرت صاحب۔
3-45 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
5-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
6-00 لقاء مع العرب۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن۔ یو۔ ایس۔ اے۔ پروڈکشن۔
8-00 اردو کلاس۔
9-00 کمپیوٹرز سب کے لئے۔
10-00 حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
12-00 سرائیکی پروگرام۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب "فرسٹ ایڈ"
2-00 لقاء مع العرب۔
3-00 اردو کلاس۔
4-30 تقریر۔
5-05 تلاوت۔ خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 انڈونیشین پروگرام۔
7-00 بنگالی پروگرام۔
8-00 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 عربی پروگرام۔
11-05 تلاوت-حدیث-خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ کوئز۔ یونیق سکالرز اکیڈیمی بمقابلہ الاحمد کیمرج اکیڈیمی ربوہ۔ میزبان عبدالسمیع خان۔

بقیہ صفحہ 1

گئے۔ فاقہ زدہ ہو گئے۔ اور اس فاقہ کے یہ معنی ہوں گے کہ فلاں امیر نے آج جو کھانا کھایا ہے وہ اس نے نہیں کھایا۔ وہ کہے گا ہم چیتھڑوں میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ چیتھڑے یہاں لا کر بیچے جائیں تو یہاں کے کئی امیر انہیں خرید لیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے دلوں سے قناعت اڑ گئی ہے۔ انہیں دولت کا نشہ ایسا چڑھ گیا ہے کہ جسے پورا کرنے کے لئے انہیں زیادہ سے زیادہ کی خواہش لگی رہتی ہے۔ ان کی ایسی ہی حالت ہے۔ جیسے ایک شرابی کا جب تھوڑی بعد نشہ ٹوٹ جاتا ہے۔ تو وہ بے چین ہو کر اور مانگتا ہے۔ لیکن جو پیتا ہی نہیں وہ آرام سے لیٹا رہتا ہے۔ ہر نشہ والا حرص کی طرف جاتا ہے۔ اور اس کا پیٹ کبھی بھرتا ہی نہیں۔ کیونکہ نشہ کی کوئی حد ہی نہیں۔ کہ کہا جائے فلاں حد تک جا کر نشہ والے کو صبر حاصل ہو جائے گا۔ تو قناعت کے ٹوٹنے سے تو قومی عمارت کی ساری دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور اسی سے سب فتنے پیدا ہوتے ہیں۔

(از خطبہ 18- نومبر 1921ء)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 30- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ آف پاکستان نے نواب زادہ نصراللہ خان اور وکلاء محاذ کی پیٹیشن باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرتے ہوئے (فلور کراسنگ) وفاداری تبدیل کرنے سے متعلق آئین میں 14 ویں ترمیم معطل کر دی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار عدالت عظمیٰ نے کسی ترمیم کو معطل کیا ہے۔ پارٹی فیصلے کی مخالفت کرنے والے ارکان پارلیمنٹ نااہل نہیں ہوں گے۔

○ 14 ویں ترمیم معطل ہونے کے بعد وزیراعظم اور آرمی چیف کی طویل ملاقات ہوئی۔ وزیراعظم ہاؤس میں ملک کی تازہ ترین صورت حال ججوں کے معاملے اور باہمی دلچسپی کے امور پر تنہائی میں ڈیڑھ گھنٹے تک تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ پارلیمنٹ نے لوٹا کریسی کو ہمیشہ کے لئے دفن کیا تھا۔ مگر چیف جسٹس نے بحال کر دیا ہے۔ پارلیمنٹ کو فیصلے کے حق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔ رات ہم نے مفاہمت کے جذبے سے مسئلہ حل کیا تھا لیکن صبح قوم نے دیکھا کہ چیف جسٹس نے کیا فیصلہ دیا۔ بتایا جائے یہ کارروائی کس قانون کے تحت کی گئی۔ ایک دو دن میں قوم کو اعتماد میں لوں گا۔ ہمارا ایک رکن بھی لوٹا نہیں ہو گا۔

○ چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے ججوں کی تعیناتی کے بارے میں چیف جسٹس کی سفارشات پر عمل درآمد نہ کرنے پر حکومت کو توہین عدالت کا نوٹس جاری کر دیا ہے۔ اور کیس کی سماعت 4- نومبر تک ملتوی کر دی۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیرون ملک قیام کی مدت میں توسیع کر دی گئی ہے۔ سیاسی صورت حال واضح ہونے پر وطن واپس آئیں گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حالات جلد تبدیل ہوں گے۔ کالی رات چھٹ جائے گی۔ پیپلزپارٹی کے پر امن کارکنوں پر تشدد کر کے آمرانہ ذہنیت اور فسطائیت کا مظاہرہ کیا گیا۔

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے "نواز شریف کے خلاف پلاٹ کیس" کے سلسلہ میں حکومت پنجاب کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ مقدمے کی سماعت نومبر کے تیسرے ہفتے تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ الجہاد ٹرسٹ کے سربراہ حبیب الوہاب الخیری ایڈووکیٹ کی دائرہ کردہ درخواست کی سماعت جسٹس سجاد علی شاہ اور جسٹس مختار احمد جونیجو پر مشتمل بنچ نے شروع کی۔ حبیب الوہاب الخیری نے کہا ان پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا معاملہ دو خواتین عشرت فاطمہ اور ڈاکٹر نزہت اقبال تک محدود نہیں بلکہ وزیراعلیٰ پنجاب کی حیثیت سے وزیراعظم نواز شریف نے اپنے من پسند افراد میں 126 سے زائد پلاٹ الاٹ کئے تھے۔ چیف جسٹس نے اس کیس میں عشرت فاطمہ اور ڈاکٹر نزہت اقبال کو بھی نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

○ پنجاب بار کونسل کی کال پر پنجاب بھر میں وکلاء نے حکومت کے خلاف اور عدلیہ کی حمایت میں ہڑتال کی۔ لاہور میں بیشتر وکلاء عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے۔ اس طرح سینکڑوں ملزموں کی ضمانت کی درخواستوں پر کارروائی نہ ہو سکی۔ خوشاب ڈسٹرکٹ بار کے اجلاس میں ججوں نے بھی شرکت کی۔

○ 14ویں ترمیم کے معطل کئے جانے پر تمام سیاست دانوں نے نواب زادہ نصراللہ خان کو مبارک باد دی ہے۔ جنہوں نے اسے اپنی نہیں بلکہ پاکستانی قوم اور ارکان پارلیمنٹ کی جیت قرار دیا ہے۔ اقبال حیدر نے کہا کہ جمہوریت بحال ہو گئی ہے۔ زبان بندی کا دور ختم ہو گیا ہے۔ میاں منظور احمد وٹو نے کہا کہ نواز شریف کی ناکامی کا آغاز ہو گیا ہے۔ وہ اپنے بنائے ہوئے کالے قوانین کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں۔ مولانا طاہر القادری نے کہا کہ چیف جسٹس نے قوم اور قوم کے نمائندوں پر احسان کیا ہے۔

○ ممتاز قانون دان اور سابق وزیر قانون افتخار گیلانی نے کہا ہے کہ عدلیہ کا فیصلہ جمہوریت۔ آئین اور قانون کی فتح ہے۔ حکمران ملک کے تمام آئینی اور قانونی اداروں کو اپنی گرفت میں لینا چاہتے تھے۔

○ حکومت نے زرداری کیس انسداد دہشت گردی عدالت میں نہ بھیجنے کا حکم دے دیا ہے۔ وفاقی حکومت نے سندھ حکومت سے وضاحت طلب کر لی ہے کہ زرداری کے کسی دہشت گردی میں ملوث نہ ہونے کے باوجود کیس اے ٹی سی کیوں منتقل کیا۔ وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ سینکڑوں مقدمات کسی میرٹ اور جواز کے بغیر انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کو بھیج دیئے گئے ہیں حکام کو ایسا کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔

○ 14 ویں ترمیم کی معطلی پر تبصرہ کرتے ہوئے وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ عدلیہ اور انتظامیہ میں آئینی محاذ آرائی کے لئے سٹیج تیار ہو گیا ہے۔ سپریم کورٹ کے فیصلہ کو نواز شریف کی شکست خیال کیا جا رہا ہے۔ ریڈیو تہران نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ اب وزیراعظم کو نہ صرف بل منظور کرانے میں بلکہ کرسی بچانے میں بھی دشواری کا سامنا ہو گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کی حلیف جماعت ایم کیو ایم نے عدلیہ کے معاملے پر حکومتی موقف کی غیر مشروط حمایت کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے جے ڈبلیو پی کے سربراہ نواب بگٹی سے فون پر بات چیت کر کے تعاون کی درخواست کی ہے۔

○ قومی اسمبلی نے اے این پی کے رکن پارلیمنٹ اسفندیار ولی کی جانب سے پیش کردہ قرارداد منظور کر لی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ایوان جہاں مملکت کے دوسرے اداروں بالخصوص عدلیہ اور اور اس کے دستوری اختیارات کا مکمل احترام کرتا ہے وہ مملکت کا بالاتر قانون ساز ادارہ ہونے کی حیثیت سے اس بات کا مکمل حق اور اختیار رکھتا ہے کہ ہر قسم کی قانون سازی کرے اور وہ اپنے اس حق سے دستبردار نہیں ہو گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ لاہور کے صدر اختر رسول نے کہا ہے کہ 14ویں ترمیم لوٹا کریسی کی راہ میں مضبوط دیوار تھی۔

○ وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ منشیات اور سمگلنگ مافیا کو کنٹرول نہ کیا گیا تو معاشی اور سماجی ڈھانچہ تباہ ہو جائے گا۔ گوجرانوالہ سمگلنگ کا سب سے بڑا مرکز بن گیا ہے۔ جہاں کروڑوں کی اشیاء دوسرے شہروں کو منتقل کی جاتی ہیں۔ بچوں۔ خواتین بوڑھوں اور معذوروں سمیت روزانہ دو سے 3 سو تک افراد پشاور اور راولپنڈی سے غیر ملکی اشیاء گوجرانوالہ پہنچاتے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے فیصلے کے بعد کراچی مارکیٹ میں غیر متوقع تیزی آگئی۔ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ سٹاک مارکیٹ میں بہتری سیاسی حالات نارمل ہونے کی عکاس ہے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہاں! میرے پاس دولت ہے لیکن ملک کا کوئی قانون نہیں توڑا۔ یہ ساری دولت قانونی اور ہماری خاندانی ہے۔ بطور رکن پارلیمنٹ میں نے اس کا انکشاف بھی کر دیا ہے۔ بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پاکستان میں سیاست "گندا کاروبار" ہے ایک آمر نے میرے والد کو پھانسی دی۔ دو بھائی گنوائے۔ شوہر جیل میں ہے۔ مجھے دھمکایا جا رہا ہے۔

○ صدر کلنٹن اور چینی صدر نے دونوں ملکوں میں ٹیلی فون پر مستقل رابطہ کے لئے بیجنگ اور واشنگٹن کے مابین ہاٹ لائن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ سندھ پولیس میں ڈاؤن سائزنگ کے ذریعے 15 ہزار اہلکار فارغ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فہرستیں تیار کر لی گئی ہیں۔ برطرف کئے جانے والے ملازمین کو پیپلزپارٹی کے دور میں بھرتی کیا گیا تھا۔ وزیراعظم اور آئی جی نے گرین سگنل دے دیا ہے۔

○ حکومت نے 30- نومبر تک 72 ہزار سرکاری ملازمین فارغ کرنے کا اعلان کیا ہے۔

میٹرک- انٹرمیڈیٹ اور بی اے کی کتب اور معیاری سٹیشنری دستیاب ہے۔
نوبل سٹیشنری سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

برائے فروخت/کرایہ کیلئے خالی
ایک کوٹھی دارالعلوم غربی نمبر 19/1 الموسوم "پنیار ھاؤس" فلی فرنشڈ فروخت اور کرایہ کیلئے خالی ہے
رابطہ چوہدری عبدالمجید وڈرائچ ٹاؤن فون 212444

ضرورت اساتذہ (مرد و خواتین)
مضامین:- انگلش- اردو- جغرافیہ عربی اور مضامین سائنس
خواہشمند افراد پرنسپل صاحب سے فوری رابطہ کریں۔
پرنسپل کریسنٹ گرامر سکول فیکٹری ایریا ربوہ
Ph211477

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیئے اور سلائی مفت کروائیں یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیڈر جیکٹس کی بیشمار ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ اینڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹیل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائیت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائٹر: فہیم احمد پم